قیمت از معاونین ۵ روپے | ای جہان منتظر خوش باش کآمد دستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان | قیمت از غربا و طلبار و غیر مذاہب ۲ روپے ۱۲ آنے
قادیان پنجاب | مورخہ ۲۴ - شعبان ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۳ - اکتوبر ۱۹۰۷ء | گورنمنٹ ۶ روپے
جلد ۶ | چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی | نمبر (۴۰)
فی پرچہ ۲ آنے | از یتیم ۴ روپے

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے ۔ شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنار اور بد نظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا ۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکر اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت ۔ عسر اور یسر ۔ نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بہ قضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے موبنہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہفتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا ۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا | مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم | ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست | بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمدؐ ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن | جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست | زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود | آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال | وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست | ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
آن ہمہ از حضرت احدیت است | منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست | منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین | آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
برہمہ از جان و دل ایمان ماست | ہر کہ انکارے کند از اشقیاء است
یک قدم دوری ازان روشن کتاب | نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ	۲۰ روپے
معاونین درجہ اول جن کو عام پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے	۵ روپے
معاونین درجہ دوم جن کو ۱۲ آنے پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے	۴ روپے
عام قیمت پیشگی	۳ روپے
مابعد	۴ روپے
فی پرچہ	۲ آنے

جو صاحب تاریخ اجرار سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لی جاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اسے پندرہ یوم کے اندر طلب کرنا چاہیئے ۔ بعد میں نہیں مل سکیگا رسید زر اخبار میں دیجاویگی جو روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے ۔ ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہیئے
منیجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت مسیح موعود بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۔ ۳ بار ۔ آج میں احمدؑ کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں ۔

کاتبہ حاجی محمد حسین احمدی

ایک احمدی شاگرد کی غیر احمدی استاد کو

دعوت حق

مخدومی مکرمی - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - مین خدائے عزوجل کو حاضر و ناظر خیال کر کے شہادت دیتا ہون - کہ جب سے جہان مین سلسلہ نبوت کا شروع ہوا ہے - کوئی پیغمبر بھی آسمان سے نازل ہوا ہے ؟ ہرگز نہین - بلکہ سب کے سب دیگر انسانون کی طرح زمین کے باشندے تھے اور آسمان سے آنے کی ضرورت بھی بالبداہت دروغ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ خود سورہ بنی اسرائیل مین فرماتا ہے - قل لوکان فی الارض ملئکۃ یمشون مطمئنین لنزلنا علیھم من السماء ملکاً رسولا - یعنے انسانون کے واسطے تو انسان ہی پیغمبر زمین سے آیا کرتے ہین نہ کہ آسمان سے - آسمان سے تو اس صورت مین فرشتے نازل ہو سکتے ہین - اگر زمین پر فرشتے رہتے ہون اور ساتھ ہی اسی عبارت کے ملحق افضل الرسل محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کفار مکہ نے معجزہ مانگا ہے - کہ آپ آسمان پر چڑھ کر کتاب لے آوین - تاکہ ہم پڑھین - تو اس کے جواب مین وحی نازل ہوئی - کہ ان کو کہدے - کہ مین تو انسان ہون فرشتہ نہین ہون - کہ آسمان پر چڑھ جاؤن - الفاظ یہ ہین اوترقیٰ فے السماء ولن نومن لرقیک حتی تنزل علینا کتاباً نقرءہ - قل سبحان ربی هل کنت الا بشراً رسولا - جب حال یہ ہے تو مین خدا کی قسم کھا کر کہتا ہون - کہ انسان بجسدہ العنصری کبھی آسمان پر نہین گیا - اور نہ جا سکتا ہے - صرف روح اور فرشتہ ہی آسمان پر چڑھتے ہین - جیسا کہ آیت مذکورہ بالا شاہد ہے تعرج الملئکۃ والروح الیہ - تعرج البشر والجسم - تو کہین نہین لکھا اور کلمہ بھی روح کو کہتے ہین - جیسے فرمایا - کلمۃ القاھا الی مریم وروح منہ عیسےٰ علیہ السلام کے بارے مین آیا ہے اور روحون کا رفع اعمال صالحہ کی وجہ سے ہوتا ہے - خبیث روحین تو جہنم مین جھونکی جاتی ہین - ان کو رفع الی اللہ سے کیا غرض - قرآن شریف مین آیا ہے - کہ الیہ یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعہ - اور اسی طرح سے ہر پیغمبر اور نیک روح کا بعد از وفات رفع الی اللہ ہوتا ہے - ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ہوا اور دیگر پیغمبرون کا بھی ہوا - اور اسی طرح سے بعینہ عیسےٰ علیہ السلام کا بعد از وفات ہوا - کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - کہ یٰعیسےٰ انی متوفیک ورافعک الی ومطھرک - رفع چونکہ ہمیشہ بعد از وفات ہوتا ہے لہذا وفات کا پہلے واقعہ ہونا بموجب سنۃ اللہ ٹھیک ہے - چونکہ رفع اور تطہیر کے وعدے مدت سے پورے ہو چکے ہین - لہذا بغیر شک پہلا وعدہ ان سے پہلے پورا ہو چکا ہے اور قرآن شریف مین جو عیسےٰ علیہ السلام کی بابت بل رفعہ اللہ الیہ آیا ہے - اس کے روح کی بابت آیا ہے - ورنہ جسم خاکی تو خاک ہی مین جگہ پاتا ہے - جیسا فرمایا الم نجعل الارض کفاتاً احیاءً وامواتاً لیکن رفعہ اللہ الیہ کے فقرہ اور صحیح بخاری کی حدیث لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم مسلمانون بیچارون کو بڑے دھوکہ مین ڈالا ہے - مولوی عقل کو کام مین لا کر عیسےٰ علیہ السلام کو بجسدہ العنصری آسمان پر بھی چڑھا دیتے ہین اور پھر اس کے آنے کی بھی منتظر ہین - حالانکہ انسان کا بجسدہ العنصری رفع اور نزول قرآن مین کہین مرکوز نہین اور حدیث مین جو نزول کا لفظ آیا ہے - اس کے مجازی معنے مین جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - ۱- قد انزلنا علیکم لباساً - ۲- انزل اللہ ذکراً رسولا - ۳- انزلنا الحدید - یعنے ہمنے لباس اتارا - ہم نے نبی ذکر کرنے والا اتارا - اور ہم نے چارپائے گھوڑے وغیرہ اتارے - ہمنے لوہا اتارا - کیا یہ چیزین پہلے زمین مین موجود نہ تھین - واقعی تھین اور ایسے مسیح کا آنا ہمارے مین سے ہی اسی واسطے امامکم منکم کہا گیا ہے - اسی حدیث مین جس مین نزول کا لفظ ہے - نزول من السماء کا لفظ نہین آیا - ان ینزل فیکم ابن مریم آیا ہے -

خلاصہ اس تمام تقریر کا یہ ہے

کہ چونکہ آپ میرے اوستاد ہین اور حج کے لئے بھی تیار ہین لہذا مین آپ کی خدمت مین باادب گذارش کرتا ہون - کہ آپ جانے سے پہلے کتاب حقیقۃ الوحی کا جو خدمت مین روانہ کرتا ہون - خوب مطالعہ کرین اور پھر سوچین - کہ کیا یہ مسیح برحق ہے یا نہین یا وہی مسیح نہین جس کی مسلمانون کو انتظار ہے - مین خدا کی قسم کھا کر آپ کو یقین دلاتا ہون کہ یہ وہی ہے - جس کے آنے کا مسلمانون کو انتظار تھا اور وہ خود فرماتا ہے - وھو ھذا - واللہ انی انا المسیح الموعود والامام المنتظر المعہود ومعی ربی الودود وواللہ انہ لا یضیعنی ولو عادانی الجبال وواللہ لا یترکنی ولو ترکنی الاحباء والعیال وواللہ انہ یعصمنی ولواتی العدا بالمرھفات - وواللہ انہ یاتینی ولو التقی فی الفلوات وغیرہ وغیرہ - اور مین وقتاً فوقتاً اپنے استادون کو اور مکرمون کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا رہتا ہون کہ وہ اس نعمت عظمیٰ سے محروم نہ جائین اور آپ بھی اگر حدیث من لم یعرف امام وقتہ فمات میتۃ الجاہلیۃ پر غور کرین تو آپکے ذمہ بھی ایک بڑا بھاری فرض ہو جاتا ہے - کہ اس مدعی کے دعوے مین ضرور غور کرین وہی مدعی پھر کہتا ہے -

۱- رسید مژدہ ز غیبم کہ من ہمان مردم - کہ او مجدد این دین و رہنما باشد - حدیث علیٰ راس الخ

۲- لوائے ماپنہ ہر سعید خواہد بود - ندائے فتح نمایان بنام ما باشد

خبیث لوگ اس سلسلہ مین داخل ہو کر بھی کٹ جاتے ہین یہ تو سعید لوگون کا سلسلہ ہے - آپ کو ایسے خبیث لوگون کی مثالین حقیقۃ الوحی مین ملین گی - اب مرزا صاحب کے مرید قریباً چار لاکھ ہین - مصر - عرب - فارس - کابل - ہندوستان وغیرہ مین -

۳- عجب مدار اگر خلق سوئے ما بدوند - کہ ہر کجا کہ غنی بود گدا باشد

اب تو خلقت کا انبوہ اتنا ہوتا ہے - کہ جگہ بھی نہین ملتی -

۴- گل کہ روئے خزان را گہے نخواہد دید - بباغ ماست اگر قسمت رسا باشد

(۵) منم مسیح بہ بانگ بلند مے گویم
منم خلیفۂ شاہے کہ بر سما باشد

(۶) مقدر است کہ روزے برین ادیم زمین
ہزار ہا دل وجان بر وہم فدا باشد

خداوند تعالیٰ آپ کو بصیرت کی آنکھین عطا کرین اور آپ بعد از مطالعہ کتاب امام وقت کو پہچان کر حج پر روانہ ہون

خاکسار

خاکسار غلام محمد احمدی - ہیڈ ماسٹر سیانوالی

رمضان شریف کے اوقات سحر و افطار کا نقشہ اس اخبار مین دیا گیا ہے اور مسائل روزہ بھی بیان کئے گئے ہین -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۲۴ شعبان سنہ ۱۳۲۵ھ مطابق ۳ - اکتوبر سنہ ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۳۰ - ستمبر سنہ ۱۹۰۷ء - انت منی بمنزلۃ رحی الاسلام

ترجمہ - تو مجھ سے بمنزلہ اسلام کی چکی کے ہے۔

۲ - انرتک و اخترتک

ترجمہ - میں نے تجھے روشن کیا اور تجھے پسند کیا۔

۳ - ان اللّٰہ معی فی کل حال

ترجمہ - خدا ہر حال میں میرے ساتھ ہے۔

۴ - ہر ایک حال میں تمہارے ساتھ میں ہوں تیری منشاء کے مطابق

۵ - کل یوم ھو فی شان

(یعنی ہمیشہ موافقت کرنا لازمی امر نہیں - ابتلا بھی درمیان ہیں)

۶ - اجبت ان اعرف

ترجمہ - میں نے چاہا کہ میں پہچانا جاؤں۔

۷ - انی انا ربک الرحمان - ذوالعزۃ والسلطان

ترجمہ - میں تیرا رب رحمان ہوں صاحب عزت کا اور صاحب غلبہ کا

۸ - انت منی بمنزلۃ عرشی

۹ - انت منی بمنزلۃ ھارون

(یعنی تو میرے دین کی نصرت کرتا ہے جیسے ہارون موسیٰ کی نصرت کرتا تھا)

۱۰ - الم ترکیف فعل ربک باصحاب الفیل - الم یجعل کیدھم فی تضلیل و ارسل علیھم طیرا ابابیل

۱۱ - لائف آف پین (ترجمہ) تلخ زندگی

۱۲ - رب ارحمنی ان فضلک و رحمتک ینجی من العذاب

ترجمہ - اے میرے رب مجھ پر رحم فرما تحقیق تیرا فضل اور تیری رحمت عذاب سے نجات دیتی ہیں - یعنی تیرا فضل اور تیری رحمت عذاب سے بچاتے ہیں۔

۱۳ - تعلقت بالاھداب

ترجمہ - میں نے دامن سے تعلق کیا یعنی اس کا دامن پکڑا

۲۱ - ستمبر سنہ ۱۹۰۷ء - مابقی لی ھم بعد ذالک

ترجمہ - اس کے بعد میرے واسطے کوئی غم باقی نہ رہا

۱۹ - ستمبر سنہ ۱۹۰۷ء - "خدا خوش ہو گیا"

یا عبداللّٰہ انی معک (ترجمہ - اے خدا کے بندے میں تیرے ساتھ ہوں)

(نوٹ - ۱۹ - ستمبر کے الہامات گزشتہ اخبار میں صحیح نہ چھپے تھے اس واسطے اس جگہ دوبارہ لکھے گئے)

اخبار قادیان

حضرت اقدس مسیح موعود کی توجہ آجکل اس امر کی طرف ہے کہ مختلف بلاد میں سلسلہ حقہ کے واعظین ارسال کئے جاویں۔

درس قرآن شریف حسب معمول حضرت مولوی نور الدین صاحب روزانہ مسجد اقصیٰ میں کرتے ہیں حضرت مولوی محمد احسن صاحب بخیریت اسی جگہ ہیں حضرت نے فرمایا ہے کہ ان کو بھی واعظ مقرر کیا جائیگا - آپ نے خطبہ جمعہ مسجد مبارک میں گذشتہ جمعہ کو پڑھا اور ضرورت واعظین پر وعظ فرمایا۔

چودہری مولا بخش صاحب بمعہ اپنے بھائی اور اہل خانہ کے ایک ہفتہ کی رخصت پر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے - گذشتہ ہفتہ کو واپس سیالکوٹ چلے گئے - حضرت میر حامد شاہ صاحب بھی

واعظینِ سلسلہ حقہ

آج سے قریب دو سال پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توجہ اس امر کی طرف ہوئی تھی۔ کہ ہائی اسکول جو یہاں بنا ہوا ہے اگرچہ اُس سے یہ فائدہ حاصل ہو رہا ہے کہ دیگر مدارس میں صرف تعلیم رواجی میں غرق ہو کر جو نوجوان طلباء اپنے دین سے بے خبر اور لاپرواہ ہو کر بے باک اور بے دین ہو جاتے ہیں اُس بد اثر سے بچکر اس مدرسہ میں طلباء نیکی اور دینداری سیکھتے ہیں اور اسلامی غیرت ایک حد تک اُن کے دلوں میں جگہ پکڑ لیتی ہے جو بعد کی زندگی میں انہیں نسبتاً ایک نمونہ بنا دیتی ہے تاہم اس سے یہ مقصد حاصل نہیں ہوتا کہ ایسے نوجوان پیدا ہوں جو دنیاوی مقاصد کو بالکل ترک کر کے اپنی زندگیاں صرف دینی خدمات کے واسطے وقف کر دیں۔ حضرت اقدس کے اس منشاء کو پورا کرنے کے واسطے اُسوقت ناظمانِ مدرسہ نے یہ مناسب سمجھا کہ مدرسہ تعلیم الاسلام کے ساتھ ساتھ ایک ایسا مدرسہ بھی قائم کیا جائے جس میں طلباء کو یونیورسٹی کے امتحانات کے واسطے طیار نہ کیا جائے۔ بلکہ رواجی تعلیم کا تھوڑا حصہ ضرورتاً قائم رکھکر اُن کا تعلیمی حصہ زیادہ تر کتب دینی کے پڑھنے میں صرف ہو تاکہ وہ تحصیل علوم دینی کر کے قومی واعظ اور خطیب بن سکیں۔ چنانچہ اس مدرسہ کی ایک جماعت سال گذشتہ میں اور دوسری جماعت سال حال میں کھولی گئی تھی اور تیسری انشاء اللہ آئندہ نومبر میں کھل سکے گی۔ اس حصہ مدرسہ کی حالت تا حال ایسی نہیں کہ پورے طور سے قابل تشفی ہو۔ مگر ناظمان مدرسہ اور بزرگانِ دین اُس میں مناسب اصلاح کی تجاویز کے فکر میں ہیں۔ اور امید کی جاتی ہے کہ اللہ تعالے کے فضل سے وہ بالآخر ایک عمدہ صورت اختیار کریگا۔ اگر خدا نے توفیق دی تو کسی اگلے اخبار میں اس کے متعلق مفصل مضمون لکھکر یہ مسئلہ قوم کے اہل الرائے کے آگے انشاء اللہ پیش کیا جائیگا۔

اب اس مضمون کے لکھنے کا یہ منشاء ہے کہ چند روز سے اللہ تعالے نے اپنے رسول کے دل میں یہ خاص جوش ڈالا ہے کہ واعظین سلسلہ حقہ کے جلد تقرر کے واسطے جماعت کے خواندہ اور لائق آدمیوں سے جو اس کام کے واسطے اپنے آپ کو وقف کر سکیں انتخاب کیا جائے اور ایسے آدمیوں کو خدمت تبلیغ سپرد کر کے مختلف مقامات پر بھیجا جائے۔ دسمبر ۱۹۰۵ء کے جلسہ میں حضرت مولوی نورالدین صاحب نے بھی اس قسم کی تجویز پیش کی تھی کہ مدرسہ میں باقاعدہ طور پر واعظین طیار کرنے سے پہلے سر دست جماعت کے خواندہ اور لائق آدمیوں کو کچھ عرصہ قادیان میں رکھکر اور دینی تعلیم دیکر یہ خدمت اُنکے سپرد کی جائے۔ ہر ایک امر کے واسطے ایک وقت ہوتا ہے اور اب جبکہ خدا تعالے نے اپنے مامور کو اس کام کے جلد پورا کرنے کے واسطے جوش عطا فرمایا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس کا وقت آ گیا ہے۔ یہ بات کہ حضرت صاحب کس قسم کے آدمی اس کام کے واسطے چاہتے ہیں اس کے اظہار کے لئے میں خود حضرت اقدس کی تقریر کو اس جگہ مختصراً تحریر میں لاتا ہوں۔

فرمایا۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا نمونہ دیکھنا چاہئے۔ وہ ایسے نہ تھے کہ کچھ دین کے ہوں اور کچھ دنیا کے۔ بلکہ وہ خالص دین کے ہو گئے تھے۔ اور اپنا جان و مال سب اسلام پر قربان کر چکے تھے۔ ایسے ہی آدمی ہونے چاہئیں جو سلسلہ کے واسطے مبلغین اور واعظین مقرر کئے جائیں۔ وہ قانع ہونے چاہئیں۔ اور دولت و مال کا ان کو فکر نہ ہو۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی کو تبلیغ کے واسطے بھیجتے تھے تو وہ حکم پاتے ہی چل پڑتا تھا۔ نہ سفر خرچ مانگتا تھا اور نہ گھر والوں کے افلاس کا عذر پیش کرتا تھا۔ یہ کام اُس سے ہو سکتا ہے جو اپنی زندگی کو اس کے لئے وقف کر دے۔ متقی کو خدا تعالے آپ مدد دیتا ہے۔ وہ خدا کیواسطے تلخ زندگی کو اپنے لئے گوارا کرتا ہے۔ اگرچہ بہت سے لوگ اس جگہ آتے ہیں مگر جب کچھ بھی ملونی دنیا کی ساتھ ہو تو اُس کی مثال ایسی ہے جیسا کہ پانی میں تھوڑا سا پیشاب مل گیا ہو۔ خدا اُس کو پیار کرتا ہے جو خالص دین کے واسطے ہو جاوے۔ ہم چاہتے ہیں کہ کچھ آدمی ایسے منتخب کئے جائیں جو تبلیغ کے کام کے واسطے اپنے آپ کو وقف کر دیں اور دوسری کسی بات سے غرض نہ رکھیں۔ ہر قسم کے مصائب اُٹھائیں۔ اور ہر جگہ پھیر نکلیں اور خدا کی بات پہنچائیں۔ صبر اور تحمل سے کام لینے والے آدمی ہوں۔ انکی طبیعتوں میں جوش نہ ہو۔ مگر ہر ایک سخت کلامی اور گالی کو سُن کر آگے نرمی کے ساتھ جواب دینے کی طاقت رکھتے ہوں۔ جہاں دیکھیں کہ شرارت کا خوف ہے وہاں سے چلے جائیں اور فتنہ و فساد کے درمیان اپنے آپ کو نہ ڈالیں اور جہاں دیکھیں کہ کوئی سعید آدمی اُن کی بات کو سُنتا ہے اُس کو نرمی سے سمجھائیں۔ جلسوں اور مباحثوں کے اکھاڑوں سے پرہیز کریں کیونکہ اس طرح فتنہ کا خوف ہوتا ہے آہستگی اور خوش خلقی سے اپنا کام کرتے ہوئے چلے جائیں۔

حضرت کے اس فرمان کو سُنکر بعض دوستوں نے اپنی خدمات کو اس کام کے واسطے وقف کیا ہے یہ وہ دوست ہیں جو قادیان میں رہتے ہیں اور ان کی تعداد اسوقت تک بارہ تک پہنچ چکی ہے۔ حضرت نے عاجز راقم (محمد صادق) کو حکم دیا ہے کہ ایسے بزرگ اصحاب کی فہرست بناتا جاؤں۔ چنانچہ ایک رجسٹر اس فہرست کے واسطے کھولا گیا ہے اور تمام درخواستیں ایک جگہ اکٹھی محفوظ رکھی جاتی ہیں۔ سب سے پہلی درخواست شیخ تیمور[1] صاحب طالب علم گورنمنٹ کالج لاہور کی ہے اور اُن کے علاوہ چوہدری فتح محمد[2] صاحب۔ مولوی سید سرور شاہ[3] صاحب۔ میاں محمد حسن صاحب۔ ... ۔ مولوی غلام محمد[6] صاحب۔ ماسٹر محمد دین[7] صاحب۔ شیخ عبدالرحمن[8] صاحب۔ اکبر شاہ خان[9] صاحب۔ مولوی عظیم اللہ[10] صاحب۔ مولوی فضلدین[11] صاحب۔ خواجہ عبدالرحمن[12] صاحب۔ قاضی عبداللہ[13] صاحب نے بھی حضرت کے حضور درخواستیں دی ہیں۔ ان سب درخواستوں پر حضور علیہ السلام نے خوشنودی کا اظہار فرمایا ہے مگر سردست کسی کو مقرر نہیں فرمایا۔ غالباً کچھ عرصہ کے بعد انتخاب کیا جائیگا۔

ان میں سے جو صاحبان تعلیم پاتے ہیں یا امتحان دے چکے ہیں ان کو تعلیم کے پورا کرنے یا امتحان کے نتائج کا انتظار کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ بیرونجات سے جو صاحب اپنے آپ کو اس خدمت کے واسطے طیار پاویں وہ بعد استخارہ مسنونہ حضرت کی خدمت میں اپنی درخواست روانہ کر سکتے ہیں۔

ایک ملی جوش کا اظہار

نحمدہ ونصلی - مکرمی ایڈیٹر صاحب - السلام علیکم - میرے ایک دوست ہیں - جو شاعر بھی ہیں - وہ اعلے حضرت کے مرید ہیں - اُن کی ایک جدید چٹھی نے میرے دل میں ذیل کے اشعار لکھنے کی تحریک پیدا کر دی - میں شاعری سے چنداں اُنس نہیں رکھتا - لیکن میرے دل کے درد نے جو ایک شاعر دوست کے لئے میں محسوس کرتا ہوں مجھ سے آج یہ شعر لکھوا دئیے میں چاہتا ہوں کہ وہ ایشیائی شاعری سے بھی الگ ہو کر پاک شاعری کو اختیار کریں - ممکن ہے ایک شاعر کی نگاہ میں یہ شعر لغزش سے خالی نہ ہوں - لیکن ارباب سخن اس تنقید یا سخن گستری کی نگاہ سے نہ دیکھیں بلکہ یہ ایک درد کا اظہار ہے جو ایک دوست کے سچے اضطراب پر جو اُس کسب سلوک کے لئے ہے - میں محسوس کر رہا ہوں - میری حبیب لبیب کسب سلوک کے اُن منازل کو بہت جلد طے کرنا چاہتی ہے جو استقامت - ابتلا - تلخ کامی - صبر - ثبات قدم - سچی تبدیلی اور مرشد کے حضور ایک لمبی اقامت کا نتیجہ ہوتی ہیں - مرشد کے حضور چندوں کا قیام نفع رسان نہیں ہو سکتا - ممکن ہے سلسلہ عالیہ کے احباب میں بھی بہت سے دوست اس قسم کی اضطراب اور شتاب کاری میں مبتلا ہوں اس لئے میں نے پسند کیا کہ ان شعروں کو جو محض ایک دوست کے عنایت نامہ کا جواب تھے - آپ کے پاس بغرض اندراج اخبار بھیجدوں - درج فرما کر مشکور فرماویں والسلام ؛ (خواجہ کمال الدین وکیل چیف کورٹ پنجاب لاہور)

میکدہ دیدہ مگر بو شمیدی تو ہنوز
ساغر جام اقامت نہ چشیدی - تو ہنوز

در پئے زلف و خطے - عمر پریشاں کردی
سنبلستان حقیقت کہ ندیدی - تو ہنوز

شورش زاغ و زغن کردہ خوش وائے مگر
نغمہ مرغ معارف نہ شنیدی - تو ہنوز

نو[illegible] ہُش - [illegible] عدم صبر و ثبات
در خیابان طریقت چو دویدی - تو ہنوز

فصل گل بر سر و بال در پئے شگوفت چہ شدہ
بچمن آمدہ دانہ نہ چیدی - تو ہنوز

[illegible]و - خیال مئے گلفام - بکن دور از سر
شیر نیستان بلاہا نہ مکیدی - تو ہنوز

طلب بادہ و بر دور و کشتی استعجاب
جرعۂ جام محبت نہ چشیدی - تو ہنوز

بہ حرم بار ترا - لیک ثبات تو چہ شد
حریم - روی نگارین - ندیدی - تو ہنوز

ایکہ اوصاف ملائک ہمہ در طبع تو ہست
لیک با باروے ہمت - نہ پریدی - تو ہنوز

طوطی طبع تو شیریں سخنی کے باید
ایکہ از پنجۂ (صیاد) رمیدی - تو ہنوز

شمع ساں بار دھند[illegible] تہ شبستان چہ رو
کہ چو پروانہ بخود [illegible] نہ طپیدی - تو ہنوز

برقی و پیش تو جولانگہ افلاک کمال
چہ شد عزمت کہ زلیستی نہ جہیدی - تو ہنوز

اوقاتِ سحری ماہِ رمضان

جب تک کسی چیز کے اسباب مہیا نہ ہوں اس وقت تک اگر اس امر کے سمجھنے میں کسی سے کوئی غلط فہمی ہو جائے تو وہ عنداللہ معذور خیال کیا جا سکتا ہے - مگر جب باوجود اسباب کی موجودگی کے پھر بھی غفلت اور بے پروائی سے کام لیا جائے تو یقیناً مواخذہ الٰہی سے بجز توبہ و استغفار بچنا دشوار ہے عام کلمہ گو مسلمانوں میں پچاس فی صدی مرد تو ایسے ہیں - جو روزہ رکھتے ہی نہیں - یہ اس لئے کہ وہ محض نام کے مسلمان ہیں اور میں نے غور کر کے دیکھا ہے کہ آج کل ان لوگوں نے نماز روزہ کو ذکور و اناث میں تقسیم کر رکھا ہے فی صدی دو عورتیں بھی نماز نہیں پڑھتیں گویا وہ سمجھتی ہیں کہ نماز ہم پر فرض نہیں ایسا ہی مرد روزہ نہیں رکھتے اور یہ عورتوں کا حصہ سمجھتے ہیں - پھر ان میں سے جو رکھتے ہیں ان کا یہ حال ہے کہ روٹی کھا کر صبح کے بعد اس وقت تک جبکہ دن نکلنے میں تقریباً چالیس منٹ رہ جاتے ہیں حقہ پیتے رہتے ہیں - ان کا مذہب یہ ہے کہ جب تک چیونٹی چلتی ہوئی نظر نہ آئے کھانا پینا جائز ہے بعض مُلاں کی اذان کے منتظر رہتے ہیں - اور مُلاں صاحب خواب خرگوش سے تقریباً اسی وقت بیدار ہوتے ہیں اور تمام لوگوں کے روزہ نہ ہونے کا گناہ اپنے سر پر اُٹھاتے ہیں دوسرے وہ ہیں جو پرہیزگاری کی راہ سے دو بجے رات سے بھی پہلے روٹی کھا لیتے ہیں - اور پھر مزے سے سو رہتے ہیں اور دن نکلنے کے وقت بیدار ہو کر دو چار ٹھونگے لگا لیتے ہیں جنہیں اپنی اصطلاح میں نماز فجر کہتے ہیں - حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طرز عمل ہمیں بتاتا ہے کہ آپ سحری سویرے نہیں کھاتے تھے بلکہ آپ کی نماز فجر اور روٹی کھانے میں صرف پچاس یا ساٹھ آیت کا فرق ہوتا تھا جسے ہم بالفاظ دیگر دس بارہ منٹ کہہ سکتے ہیں - بے شک ایسے لوگ بھی ہیں - جو چاہتے ہیں کہ ہم ایک درمیانی وقت پر اُٹھیں اور ایسے وقت کھانا کھائیں جو سنت الرسول کے مطابق ہو مگر پھر بھی وہ کسی وجہ سے معذور رہتے ہیں - بعض اوقات غلط فہمیاں بھی ہو جاتی ہیں - اور وہ صبح صادق کا وقت ٹھیک دریافت نہیں کر سکتے - لیکن اس میں ان کا چنداں قصور نہیں - مگر تاہم یہ جتا دینا ضروری ہے - کہ انسان کی آنکھ تو بہت دھوکا کھاتی ہے - ایام بیض میں اور اس کے بعد جب سات آٹھ روز تک چاند کی روشنی رہتی ہے تو طلوع فجر کا پتہ اس کے اصلی وقت سے تقریباً بیس ۲۰ منٹ بعد لگتا ہے - اور یہ بات قیاسی نہیں بلکہ میں نے کئی سال جبکہ مطلع صاف ہو اس بات کو آزمایا ہے کہ مشرق میں وہ پو پھٹنے کی روشنی اس وقت ظاہر ہوتی ہے جبکہ عام قانون قدرت و حساب و تجربہ صحیحہ کے موافق بیس منٹ ہو چکے تھے سو ان تمام مشکلات سے نکلنے کے لئے میرے خیال میں ہم مسلمانوں کو گھڑیوں سے کام لینے کی عادت ڈالنی چاہیئے - گھڑی رکھنا تو عام فیشن میں داخل ہو چکا ہے مگر کتنے ہیں جو صرف اس خیال سے گھڑی رکھتے ہیں - کہ ہم اس سے اوقات صلوٰۃ و سحری کا موازنہ کرینگے - ایک جھروکہ کسی صحابی نے رکھا - رسول اللہ صلعم نے پوچھا یہ کیسا ہے کہا کہ ہوا اور روشنی کے لئے فرمایا اگر اذان کی آواز سُننے کا خیال سے رکھتے تو ثواب بھی ہوتا اور مطلب بھی حاصل پس اگر ہم گھڑیاں اس نیت سے رکھیں تو دوسرے کام بھی ہوتے جائیں - مگر گھڑیاں رکھنا تو آسان ہیں - ان سے کام لینا مشکل - میں تقریباً سات سال کے تجربہ سے ان نتایج پر پہنچا ہوں اور میں خدا کے فضل سے گھڑی سے نمازوں کے اوقات اور سحری وغیرہ کے متعلق بہت عمدہ کام لے سکتا ہوں - ایک وہابی مزاج پکار اُٹھیگا رسول اللہ صلعم کے وقت میں کب گھڑیاں تھیں مگر میں اسے سمجھانا چاہتا ہوں کہ عرب کے لوگ ستاروں وغیرہ کے مواقع سے ایسی خبر رکھنے والے تھے

کہ وہ گھڑی سے بھی زیادہ یقینی اوقات دریافت کر سکتے تھے اس وقت بوجہ ناموجود ہونے کسی وقت شناس آلے کے وہ ایک حد تک معذور بھی تھے مگر ایک شخص باوجود ان اسباب سے متمتع ہونے کے کیونکر معذور قرار دیا جا سکتا ہے۔ گھڑیوں کی نسبت یہ بات ٹھیک ہے کہ ان میں سے کئی ریگولیٹ نہیں ہوتیں لیکن میرے خیال میں ہر قسم کی گھڑی سے کام لیا جا سکتا ہے بشرطیکہ شوق و عزم و استقلال ہے ہر ایک شخص ماہ رمضان سے پہلے کچھ دن اپنی آنکھ سے مشاہدہ کر لے کہ اس کی گھڑی پر طلوع آفتاب کس وقت ہوتا ہے اور غروب کس وقت۔ اور ہر روز جو فرق پڑے اس کا بھی حساب کرے پس اس اندازہ پر پھر ہر روز کے لئے ایک حساب کر لیا کرے۔ اور مومن غافل نہیں ہوتا اس لئے جب مطلع صاف ہو تو دوسرے چوتھے روز طلوع و غروب کو بچشم خود دیکھ کر اپنی گھڑی کی صحت کا اطمینان کر سکتا ہے چونکہ مختلف شہروں کے مختلف مطالع ہیں اس لئے ایک خاص وقت لکھنا فضول ہے خصوصاً جب گھڑیاں بھی ریلوے ٹائم پر نہ ہوں۔ اس لئے ایک عام قاعدہ لکھا جاتا ہے کہ آجکل صبح صادق طلوع آفتاب سے ایک گھنٹہ تیئس منٹ اول شروع ہوتی ہے مثلاً آجکل سوا چھ بجے دن چڑھتا ہے تو صبح کا وقت پانچ میں سے سات منٹ رہے شروع ہوگا احتیاط کے لئے ہم ڈیڑھ گھنٹہ رکھا کرتے ہیں اور غروب ساڑھے چھ بجے ہوتا ہے۔ روزہ افطار کرنے کیلئے نبی اکرم صلعم نے فرمایا کہ جس وقت مشرق سے رات چڑھ آئے اور دن غروب ہو تو افطار کریں میرا اپنا تجربہ ہے کہ یہ حالت قرص خورشید کے نظر سے پنہاں کے پانچ منٹ بعد ظاہر ہوتی ہے۔ پس اس وقت روزہ کھولنا چاہئے اور رات کو اٹھنا تو ہر خاندان کا اپنی اپنی ضرورتوں کے موافق ہے اس کے متعلق کوئی رائے نہیں دیجا سکتی۔ ہر شخص خود ایک دو روز کے تجربہ سے معلوم کر سکتا ہے میرے اندازہ میں دو گھنٹے صبح سے اول اٹھنا بہت کافی وقت ہوتا ہے۔ یہ مضمون ان کے لئے مفید ہے جن کے پاس گھڑیاں ہیں دوسرے حضرات بھی اگر شوق رکھیں تو کوئی بڑی بات نہیں صرف ۱۵ سے ٹائم پیس ملتا ہے جو اچھا چلتا ہے اور ہر گاؤں کی جماعت منگوا سکتی ہے یہ یاد رہے کہ بالکل گھڑی پر بھروسہ نہ ہو۔ (اکمل آف گولیکی ضلع گجرات پنجاب۔)

نرینہ کو مخاطب کرکے فرمایا کہ لاہور میں اکتوبر کے ماہ میں طاعون کا خوف معلوم ہوتا ہے۔ آپ ہمارے پہلے اصول کو یاد رکھیں کہ جب اردگرد طاعون کا غلبہ ہو یا مکان میں چوہے مریں تو فوراً اس مکان کو چھوڑ دو اور شہر کے باہر کہیں کھلی ہوا میں اپنے لئے جگہ بناؤ۔ باہر نکل کر بھی اس امر کی احتیاط کرنی چاہئے کہ بہت سے آدمی ایک ہی جگہ جمع ہو کر وہی صورت خراب ہوا کی پیدا نہ کرلیں جو شہر میں تھی۔ سنت انبیاء یہی ہے کہ ایسی جگہ سے بھاگ جانا چاہئے خدا کا مقابلہ کرنا اچھا نہیں۔

پنجرے سے بلیاں اچھی ہیں

ایک شخص کا ذکر ہوا کہ وہ اس گاؤں میں ہر کار کی طرف سے پنجرے لیکر آیا ہے کہ چوہوں کو مار اجائے۔ فرمایا ہمارے گھر میں تو ایسے موقعہ پر بلیاں جمع ہو جاتی ہیں۔ جرد کی نسبت بلیوں کی خدمات ایسے موقعہ پر بہتر معلوم ہوتی ہیں کیونکہ بلی کے خوف سے چوہے بالکل بھاگ جاتے ہیں۔

بے نظیر بیماری

فرمایا۔ طاعون ایک بے نظیر وبار ہے اس کے اثر سے نہ صرف انسان مرتے ہیں بلکہ جانوروں پر بھی پڑتی ہے۔ سرگودہا کے علاقہ میں سنا گیا ہے کہ جنگل میں گلہریاں۔ بھیڑیے اور گیدڑ بھی اس بیماری سے مرتے ہوئے دکھائی دئیے ہیں۔ یہ خدا کا غضب سخت ہے کوئی ایسی بیماری نہیں جو جانوروں اور آدمیوں اور چرندوں اور پرندوں سب پر اسطرح مساوی پڑے اور سب کو تباہ کر دیوے۔

کیا اب بھی کوئی نذیر نہیں آیا

فرمایا۔ کہ قرآن شریف سے تو ثابت ہے کہ کسی ایک گاؤں پر بھی عذاب نہیں آتا جبتک کہ اس سے پہلے خدا کا کوئی رسول نہ آوے تعجب ہے کہ ایسا عالمگیر عذاب زمین پر پڑ رہا ہے اور ہنوز ان لوگوں کے نزدیک خدا تعالے کیطرف سے کوئی نذیر نہیں آیا۔ اور نہ ان کے نزدیک کسی نذیر کی ضرورت ہے۔ یہ لوگ اسباب کی طرف التجا لیجاتے ہیں۔ سب ڈاکٹر بنے بیٹھے ہیں۔ زمانہ کی موجودہ حالت خود بتلا رہی ہے کہ اس زمانہ میں نذیر کا آنا نہایت ضروری تھا۔

ابتلائے خواب

فرمایا۔ اس زمانہ کے ابتلاؤں میں سے ایک یہ ہے کہ جس کسی کو کچھ خوابیں آجاتی ہیں یا زبان پر کچھ کلمات جاری ہو جاتے ہیں اور انہیں سے کچھ صحیح واقع ہو جاتے ہیں تو بس وہ سمجھ لیتا ہے کہ میں ولی ہو گیا ہوں رسول ہو گیا ہوں۔ خدا کا برگزیدہ بن گیا ہوں اسکا پیارا ہو گیا ہوں۔ اور نہیں سوچتا کہ اس کے نفس کا کیا حال ہے اور خدا تعالے کیساتھ محبت اور وفا اور صدق اور اخلاص [illegible]

کیونکہ یہ بات تو تخم ریزی کے طور پر ہر انسان میں رکھی گئی ہے اور خدا کے کسی مامور رسول کے وقت اسکی کثرت ہو جاتی ہے جیسا کہ چشمہ صافی سے پانی نکلتا ہے تو کچھ اور جگہوں پر پڑتا ہے۔ اس میں خواب دیکھنے والے کی کوئی خوبی اور نیکی کی نشانی نہیں۔ ہم نے دیکھا ہے ایک ہندو میرے پاس آیا کرتا تھا وہ ایسی ہی خوابیں کبھی کبھی سنایا کرتا تھا۔ ایک خاکروبہ ہمارے گھر میں آتی تھی وہ کہا کرتی تھی کہ سفنے (خوابیں) تو سچے ہی ہوتے ہیں جو سفنہ دیکھتی ہوں وہ سچ اسیطرح ہو جاتا ہے۔ غرض یہ کوئی قابل فخر امر نہیں۔ اور افسوس ہے کہ لوگ ایسے ٹھوکر کھاتے ہیں اور سخت نقصان اٹھاتے ہیں۔ ان لوگوں کیواسطے بہتر تھا کہ انکو کوئی خواب نہ آتا اور یہ دعوے میں پڑکر تکبر نہ کرتے۔ وہ نہیں سمجھتے کہ ان خوابوں کی بنا پر اپنے آپکو کچھ سمجھنے لگنا ان کیواسطے موجب ہلاکت ہے ہماری جماعت میں بھی بعض اس قسم کے لوگ ہیں جو لمبی خوابیں اور الہامات مجھے سناتے رہتے ہیں۔ ان کی نسبت میں ہمیشہ خوف میں رہتا ہوں کہ یہ ٹھوکر کھائینگے۔ خوابیں تو ابوجہل کو بھی آتی تھیں۔ فرعون کا خواب بھی سچا ہو گیا تھا سو یہ کچھ چیز نہیں اصل بات جسکے واسطے انسان کو کوشش کرنی چاہئے وہ قد افلح من زکہا ہے۔ اصل مقصد جو خدا بندہ سے چاہتا ہے وہ یہ ہے کہ انسان تزکیہ نفس اختیار کرے جو شخص اپنی خوابوں کیطرف جاتا ہے وہ ٹھوکر کھا کر ہلاک ہو جائیگا۔ اسجگہ بہت عقلمندی درکار ہے۔ مجھے الٰہی بخش کی نسبت بھی ہمیشہ یہ کھٹکا تھا اور آخر وہی نتیجہ نکلا۔

واعظ کیسے ہوں

قبل عصر۔ ۲۹ ستمبر ۱۹۰۷ء۔ فرمایا میں واعظین کے متعلق دیگر لوازمات کے سوچنے میں مصروف ہوں بالفعل ۱۲ آدمی منتخب کرکے روانہ کئے جائیں اور یہاں قریب کے اضلاع میں بھیجے جائیں۔ بعد میں رفتہ رفتہ دوسری جگہوں میں جا سکتے ہیں۔ انکا اختیار ہوگا کہ مثلاً ایک دو ماہ باہر گذاریں اور پھر دس پندرہ روز کیواسطے قادیان آجائیں اس کام کیواسطے وہ آدمی موزوں ہونگے جو کہ من یتق اللہ ویصبر کے مصداق ہوں۔ انمیں تقویٰ کی خوبی بھی ہو اور صبر بھی ہو۔ پاکباطن ہوں۔ فسق و فجور سے بچنے والے ہوں معاصی سے دور رہنے والے ہوں لیکن ساتھ ہی مشکلات پر صبر کرنیوالے ہوں۔ لوگوں کی دشنام دہی پر جو شمیں آئیں ہر طرح کی تکلیف اور دکھ کو برداشت کرکے صبر کریں۔ کوئی مارے تو بھی مقابلہ نکریں جس سے فتنہ و فساد ہو جاتے۔ دشمن جب گفتگو میں مقابلہ کرتا ہے تو وہ چاہتا ہے کہ ایسے جوش دلانے والے کلمات بولے جن سے فریق مخالف صبر سے باہر ہو کر اسکے ساتھ آمادہ بجنگ ہو جاوے۔ اخراجات کے معاملہ میں ان لوگوں کو صحابہ کا نمونہ اختیار کرنا چاہئے کہ وہ فقر و فاقہ اٹھاتے تھے اور جنگ کرتے تھے ادنیٰ سا ادنیٰ معمولی لباس کو اپنے لئے کافی جانتے تھے اور بڑے بڑے بادشاہوں کو جاکر تبلیغ کرتے تھے۔ یہ ایک بہت مشکل راہ ہے قبل امتحان کسی کے متعلق ہم کوئی رائے نہیں لگا سکتے اور نہیں جانتا ہوں کہ امتحان میں بعض مدعی کچے نکلینگے۔ ابتک جسقدر درخواستیں آئی ہیں میں ان سب پر نیک ظن رکھتا ہوں کہ وہ عمدہ آدمی ہیں اور صابر اور شاکر ہیں لیکن بعض ان میں سے بالکل نوجوان ہیں۔ نیز عرفاً اور شرعاً لازم ہے کہ انکیواسطے ہم قوت لایموت کا فکر کریں گو ہر جگہ جہاں وہ جائیں گے میں دیکھتا ہوں کہ ہماری جماعت میں وہ بات پائی جاتی ہے جو ابتدائے اسلام کیواسطے ضروری ہے ہماری جماعت کے لوگ انکی خدمت کرینگے۔ مگر پہلے سے انکے واسطے اسی جگہ انتظام مناسب ہو جانا بہتر ہے۔ واعظ ایسے ہونے چاہئیں جنکی معلومات وسیع [illegible]

[illegible] نیکیاں حاصل کر چکا ہے صرف خوابوں کا آنا اور ان کا سچا ہو جانا کوئی شے نہیں

طاعون کی جگہ کو چھوڑنا چاہئے

حکیم محمد حسین صاحب [illegible] ۲۵ ستمبر ۱۹۰۷ء

[illegible] جواب ہوں۔ صبر اور تحمل سے کام کرنیوالے ہوں کسی کی گالی سے افروختہ نہ ہو جائیں اپنے نفسانی جھگڑوں کو درمیان میں نہ ڈال بیٹھیں۔ خاکسارانہ اور مسکینانہ زندگی بسر کریں۔ سعید لوگوں کو تلاش کرتے پھریں جس طرح کوئی کھوئی ہوئی

بدر

مورخہ ۲۴- شعبان ۱۳۲۵ھ مطابق ۳- اکتوبر ۱۹۰۷ء

رمضان المبارک

روزہ قرآن شریف مین

چونکہ ماہ صیام بہت قریب آرہا ہے اس واسطے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ روزے کی عبادت کے متعلق چند ضروری باتین اخبار مین درج کی جاوین۔ تاکہ ناظرین اخبار کو موقعہ پر کارآمد ہوں

قال اللہ تعالیٰ۔ یا ایہا الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون۔ ایاما معدودٰت فمن کان منکم مریضاً او علیٰ سفر فعدۃ من ایام اخر۔ وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین فمن تطوع خیرا فہو خیر لہ وان تصوموا خیر لکم ان کنتم تعلمون۔ شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ھدی للناس وبینٰت من الہدیٰ والفرقان فمن شہد منکم الشہر فلیصمہ۔ ومن کان مریضاً او علیٰ سفر فعدۃ من ایام اخر۔ الآیۃ

ترجمہ۔ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے اے ایمان والو! حکم ہوا ہر تم پر روزے کا جیسا حکم ہوا تھا۔ تم سے اگلون پر تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔ کئی دن ہین گنتی کے۔ پھر جو کوئی تم مین بیمار ہو یا سفر مین تو گنتی چاہیئے اور دنون سے اور جن کو طاقت ہے۔ تو بدلا چاہیئے ایک فقیر کا کھانا (یعنے اگر روزے نہ رکھ سکے) پھر جو کوئی شوق سے کرے نیکی تو اس کو بہتر ہے اور روزہ رکھو۔ تو تمہارا بھلا ہے۔ اگر تم سمجھ رکھتے ہو۔ مہینہ رمضان کا جو وہ اتارا گیا ہے۔ اس کے حق مین قرآن مجید ہدایت واسطے لوگون کے اور دلیلین ہدایت کے ہے اور سچ جھوٹ ... پس جو کوئی حاضر ہو تم مین سے مہینہ مین پس چاہیئے کہ روزہ رکھے اس کو اور جو بیمار یا سفر اوپر کے۔ پس گنتی ہے اور دنون سے آخر تک۔

اللہ تعالیٰ نے روزے کی علت غائی یہ بیان فرمائی کہ انسان متقی بن جائے۔ کیونکہ روزے کے ذریعہ سے انسان کو اپنے نفسانی جذبات کو قابو کرنے اور اُن پر حکمرانی کی مشق پیدا ہوتی ہے اور جیسا کہ بھوک پیاس پر برداشت کرنے کی ایک طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ ایسا ہی دوسری خواہشون کو دبانے کی بھی قوت حاصل ہو جاتی ہے۔

کتب اوّلین

روزہ کی عبادت تمام ادیان مین پائی جاتی ہے۔ عزرا نبی کی کتاب باب ۸ آیت ۲۱ مین لکھا ہے۔ مین نے اہوا کے دریا پر منادی کرائی۔ کہ روزہ رکھین اور خدا کے آگے دکھ کھینچین اور اس سے دعا مانگین۔ تو کہ اپنے اور اپنی اولاد اور مال کے لئے سیدھی راہ پاوین۔ یہودی لوگ پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھتے تھے۔ اور ایسا ہی روزے کے متعلق تاکید بائیبل مین مفصلہ ذیل مقامات پر ہے یسعیا باب ۵۸ آیت ۳۔ سموئیل باب ۱۲ آیت ۱۶ دانیال باب ۹ آیت ۳۔ استر باب ۴ آیت ۱۶ یوئیل باب ۲ آیت ۱۲۔ باب ۲۔ آیت ۱۵۔

حضرت مسیح علیہ السلام نے روزے کو نہائیت ضروری عمل قرار دیا ہے۔ خود بھی روزہ رکھا تھا اور شاگردون سے بھی فرمایا۔ جب کہ شاگردون نے دریافت کیا۔ کہ آپ دیو نکال سکتے ہین اور ہم کیون نہین نکال سکتے۔ تو جواب مین فرمایا۔ کہ تم اپنی بے اعتقادی کے سبب ایسے کام نہین کر سکتے۔ مین تمہین سچ کہتا ہون۔ کہ اگر تمہین رائی کے دانے کے برابر ایمان ہوتا تو پہاڑ کو یہان سے وہان چلا سکتے اور کوئی بات تم سے انہونی نہ ہوتی۔ پر یہ بات دعا اور روزے کے بغیر نہین ملتی۔ متی باب ۱۷۔ آیت ۱۹ تا ۲۱۔

حدیث

حدیث شریف مین آیا ہے۔ وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔ قال اللہ عز وجل کل عمل ابن آدم لہ الا الصیام فانہ لی وانا اجزی بہ والصیام جنۃ فاذا کان یوم صوم احدکم فلا یرفث ولا یصخب فان سابہ احد او قاتلہ فلیقل انی صائم والذی نفس محمد بیدہٖ لخلوف فم الصائم اطیب عند اللہ من ریح المسک۔ للصائم فرحتان یفرحہما اذا افطر فرح بفطرہٖ واذا لقی ربہ فرح بصومہ۔ متفق علیہ۔ وھذا لفظ روایۃ البخاری وفی روایۃ لہ یترک طعامہ وشرابہ وشہوتہ من اجلی الصیام لی وانا اجزی بہ والحسنۃ بعشر امثالہا۔

ترجمہ۔ ابو ہریرہ رضی سے روائیت ہے۔ کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آدمی کے عمل اسی کے لئے ہین۔ مگر روزہ کہ وہ میرے لئے ہے اور مین ہی اس کا اجر دونگا اور روزے سپر ہین۔ جب تم مین سے کسی کے روزے کا دن ہو۔ تو فحش نہ بولے اور نہ بے ہودہ گوئی مین شور و غوغا کرے۔ اگر کوئی اس کو برا کہے یا لڑائی کا ارادہ کرے تو اس کو کہے کہ مین روزے دار ہون۔ قسم ہے۔ اس ذات پاک کی۔ جس کے ہاتھ مین محمدؐ کی جان ہے۔ کہ روزہ دار کے موہنہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی بو سے زیادہ خوش ہے روزہ دار کو دو خوشیان ہین۔ ایک جب روزہ کھولتا ہے تو اس کو بہ سبب روزہ کھولنے کے خوشی ہوتی ہے اور ایک جب اپنے رب کی ملاقات کریگا تو اس کو بہ سبب روزہ کے خوشی ہوگی۔ متفق علیہ اور یہ بخاری کی ایک روائیت کے لفظ ہین اور اس کی ایک روائیت مین ہے۔ کھانا پینا۔ شہوت میرے لئے چھوڑتا ہے روزہ میرے لئے ہے اور مین ہی اس کی جزا دونگا اور نیکی کی جزا دس گنی ہوتی ہے۔

وفی روایۃ لمسلم کل عمل ابن آدم یضاعف لہ الحسنۃ بعشر امثالہا الی سبعمائۃ ضعف قال اللہ تعالیٰ الا الصوم فانہ لی وانا اجزی بہ یدع شہوتہ وطعامہ من اجلی۔ للصائم فرحتان فرحۃ عند فطرہ وفرحۃ عند لقاء ربہ ولخلوف فیہ اطیب عند اللہ من ریح المسک۔

ترجمہ۔ اور مسلم کی ایک روائیت مین ہے۔ آدمی کے سب نیک عمل اس کے لئے دس گنے سے سات سو گنے تک بڑھائے جاتے ہین۔ مگر روزہ کہ وہ میرے لئے ہے اور مین ہی اس کی جزا دونگا۔ اپنی شہوۃ اور کھانا میرے لئے چھوڑتا ہے۔ روزہ دار کو دو خوشیان ہین۔ ایک خوشی روزہ کھولنے کے وقت ہے۔ اور دوسری رب کی ملاقات کرنے کے وقت ہوگی اور اس کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے زیادہ خوش ہے۔

روزہ مثل حج کے ایک عاشقانہ رنگ کی عبادت ہے جیسے کہ عاشق اپنے معشوق کے خیال مین اور اس کی تلاش مین کھانا اور پینا اور دیگر عیش و عشرت کی باتین سب بھول جاتا ہے۔ اسی طرح روزہ دار اپنے خدا کو راضی کرنے کے واسطے یہ عبادت بجا لاتا ہے اور سال بھر کا بارہوان حصہ اس عبادت مین معروف ہو کر ترک بدی کی مشق مین ایک ریاضت اور مجاہدہ کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا قرب تلاش کرنے والوں کی راہ مین روزہ ضروری پڑا ہوا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ایک دفعہ چھ ماہ کا روزہ رکہا تہا۔ چنانچہ آپ لکھتے ہین۔

"حضرت والد صاحب کے زمانہ مین ہی جبکہ ان کا زمانہ وفات بہت نزدیک تھا۔ ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا۔ کہ ایک بزرگ معمر پاک صورت مجھ کو خواب مین دکھائی دیا۔ اور اس نے یہ ذکر کر کے کہ کسی قدر روزے انوار سماوی کی پیشوائی کے لئے رکھنا سنت خاندان نبوت ہے۔ اس بات کی طرف اشارہ کیا۔ کہ مین اس سنت اہل بیت رسالت کو بجا لاؤن سو مین نے کچھ مدت تک التزام صوم کو مناسب سمجھا مگر ساتھ ہی یہ خیال آیا کہ اس امر کو مخفی طور پر بجا لانا بہتر ہے۔ پس مین نے یہ طریق اختیار کیا کہ گھر سے مردانہ نشستگاہ مین اپنا کھانا منگواتا اور پھر وہ کھانا پوشیدہ طور پر بعض یتیم بچون کو جن کو مین نے پہلے سے تجویز کر کے وقت پر حاضری کے لئے تاکید کر دی تھی۔ دے دیتا۔ اور اس طرح تمام دن روزہ مین گذارتا اور بجز خدا تعالیٰ کے ان روزون کی کسی کو خبر نہ تھی۔ پھر دو تین ہفتہ کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ ایسے روزون سے جو ایک وقت مین پیٹ بھر کر روٹی کھا لیتا ہون مجھے کچھ بھی تکلیف نہین۔ بہتر ہے۔ کہ کسی قدر کھانے کو کم کرون۔ سو مین اس روز سے کھانے کو کم کرتا گیا یہان تک کہ مین تمام رات دن مین صرف ایک روٹی پر کفایت کرتا تھا۔ اور اس طرح مین کھانے کو کم کرتا گیا۔ یہان تک کہ صرف شاید چند تولہ روٹی مین سے آٹھ پہر کے بعد میری غذا تھی غالباً آٹھہ یا نو ماہ تک مین نے ایسا ہی کیا اور باوجود اس قدر قلت غذا کے کہ دو تین ماہ کا بچہ بھی اس پر صبر نہین کر سکتا۔ خدا تعالیٰ نے مجھے ہر ایک بلا اور آفت سے محفوظ رکھا۔ اور اس قسم کے روزہ کے عجائبات مین سے جو میرے تجربہ مین آئے وہ لطیف مکاشفات ہین جو اس زمانہ مین میرے پر کھلے۔ چنانچہ بعض گذشتہ نبیون کی ملاقاتین ہوئین اور جو اعلیٰ طبقہ کے اولیا اس امت مین گذر چکے ہین ان سے ملاقات ہوئی۔ ایک دفعہ عین بیداری کی حالت مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معہ حسنین وعلی رضی اللہ عنہم وفاطمہ رضی اللہ عنہا کے دیکھا اور یہ خواب نہ تھی۔ بلکہ ایک بیداری کی قسم تھی۔ غرض اسی طرح پر کئی مقدس لوگون کی ملاقاتین ہوئین۔ جن کا ذکر کرنا موجب تطویل ہے۔ اور علاوہ اس کے انوار روحانی تمثیلی طور پر برنگ ستون سبز و سرخ ایسے دلکش و دلستان طور پر نظر آتے تھے۔ جن کا بیان کرنا بالکل طاقت تحریر سے باہر ہے۔ وہ نورانی ستون جو سیدھے آسمان کی طرف گئے ہوئے تھے جن مین سے بعض چمکدار سفید اور بعض سرخ تھے۔ ان کو دل سے ایسا تعلق تھا کہ انکو دیکھ کر دل کو نہائت سرور پہونچتا تھا اور دنیا مین کوئی بھی ایسی لذت نہ ہوگی۔ جیسا کہ ان کو دیکھ کر دل اور روح کو لذت آتی تھی۔ میرے خیال مین ہے۔ کہ وہ ستون خدا اور بندہ کی محبت کی ترکیب سے ایک تمثیلی صورت مین ظاہر کئے گئے تھے۔ یعنے وہ ایک نور تھا۔ جو دل سے نکلا اور دوسرا وہ نور تھا۔ جو اوپر سے نازل ہوا۔ اور دونون کے ملنے سے ایک ستون کی صورت پیدا ہو گئی۔ یہ روحانی امور ہین۔ کہ دنیا ان کو نہین پہچان سکتی۔ کیونکہ وہ دنیا کی آنکھون سے بہت دور ہین۔ لیکن دنیا مین ایسے بھی ہین۔ جن کو ان امور سے خبر ملتی ہے۔

غرض اس مدت تک روزہ رکھنے سے جو میرے پر عجائبات ظاہر ہوئے۔ وہ انواع واقسام کے مکاشفات تھے اور ایک فائدہ جب مجھے یہ حاصل ہوا کہ مین نے ان مجاہدات کے بعد اپنے نفس کو ایسا پایا کہ مین وقت ضرورت فاقہ کشی پر زیادہ سے زیادہ صبر کر سکتا ہون۔ مین نے کئی دفعہ خیال کیا۔ کہ اگر ایک موٹا آدمی جو علاوہ فربہی کے پہلوان بھی ہو۔ میرے ساتھ فاقہ کشی کے لئے مجبور کیا جائے۔ تو قبل اس کے کہ مجھے کھانے پینے کے لئے کچھ اضطرار ہو وہ فوت ہو جائے۔ اس سے مجھے یہ بھی ثبوت ملا کہ انسان کس حد تک فاقہ کشی مین ترقی کر سکتا ہے۔ اور جب تک کسی کا جسم ایسا سختی کش نہ ہو جائے۔ میرا یقین ہے کہ ایسا تنعم پسند روحانی منازل کے لائق نہین ہو سکتا۔ لیکن مین ہر ایک کو یہ صلاح نہین دیتا کہ ایسا کرے اور نہ مین نے اپنی مرضی سے ایسا کیا۔ مین نے کئی جاہل درویش ایسے بھی دیکھے ہین جنھون نے شدید ریاضتین اختیار کین اور آخر یبوست دماغ سے وہ مجنون ہو گئے اور بقیہ عمر ان کی دیوانہ پن مین گذری۔ یا دوسرے امراض سل اور دق وغیرہ مین مبتلا ہو گئے۔ انسانون کے دماغ قویٰ ایک طرز کے نہین ہین۔ پس ایسے اشخاص جن کے فطرتاً قویٰ ضعیف ہین۔ ان کو کسی قسم کا جسمانی مجاہدہ موافق نہین پڑ سکتا۔ اور جلد تر کسی خطرناک بیماری مین پڑ جاتے ہین۔ سو بہتر ہے۔ کہ انسان اپنے نفس کی تجویز سے اپنے تئین مجاہدہ شدیدہ مین نہ ڈالے اور دین العجائز اختیار رکھے۔ ہان اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی الہام ہو اور شریعت غرا اسلام سے منافی نہو تو اس کو بجا لانا ضروری ہے۔ لیکن آج کل کے اکثر نادان فقیر جو مجاہدات سکھلاتے ہین۔ ان کا انجام اچھا نہین ہوتا۔ ان سے پرہیز کرنا چاہیئے۔"

الغرض روزون کا رکھنا خدا تعالیٰ کی رضا کے طلب کے سالکون کی راہ مین ضروری پڑا ہوا ہے۔

نیّت روزہ

روزہ کے لئے نیّت شرط ہے۔ یعنی دل سے قصد اور ارادہ روزہ رکھنے کا ہو خواہ زبان سے اس کا اظہار کرے یا نہ کرے انما الاعمال بالنیات۔ اگر کوئی شخص روزے کا ارادہ اور نیّت نہ رکھتا ہو۔ اور کسی اتفاق سے دن بھر بھوکا رہے۔ تو وہ روزہ دار نہین کہلا سکتا۔

جن باتون سے روزہ نہین ٹوٹتا

بلا اختیار حلق مین دھوان یا گرد وغبار یا مکھی مچھر چلے جانے سے روزہ نہین ٹوٹتا۔ آٹا پیسنے والے اور تمباکو وغیرہ کوٹنے والے کے حلق مین جو آٹا وغیرہ اڑ کر جاتا ہے اس سے روزہ نہین ٹوٹتا۔ کان مین پانی چلا جائے۔ یا خود قصداً کان مین پانی ڈالے۔ خود بخود قے آ جاوے۔ خواب مین غسل کی حاجت ہو جائے قے اگر خود بخود لوٹ جائے۔ ان سب باتون سے روزہ نہین جاتا۔ اور کچھ خلل نہین آتا ہے۔ آنکھ مین دوا ڈالنے سے روزہ نہین جاتا۔ خوشبو سونگھنے سے کچھ خلل نہین آتا۔ بلغم دماغ سے اُترا تھا اس کو نگل گیا۔ تو روزہ نہین ٹوٹا۔ تھوڑی سی قے (یعنے منہ بھر سے کم) اگر قصداً بھی کرے تو روزہ نہین جاتا۔ تھوڑی سی قے آئی اور قصداً لوٹا کر نگل گیا۔ تو روزہ نہین جاتا۔ اگر غسل کی حاجت مین صبح ہو جائے یا آفتاب نکل آئے تو روزہ نہین ٹوٹتا اگر دانتون مین سے خون جاری ہو مگر حلق مین نہ جاوے تو روزہ مین کچھ نقصان نہین آتا۔

وہ عذر جنکی وجہ سے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے

مریض بعد تندرستی روزہ رکھے۔ مسافر کے واسطے حکم ہے۔ کہ ایام سفر مین روزہ نہ رکھے۔ جو عورت حمل سے ہو اُسے اجازت ہے

کہ روزے نہ رکھے - اور اس کے عوض ایک مسکین کو کھانا کھلائے - ایسا ہی جو عورت بچے کو دودھ پلاتی ہو اس کے واسطے بھی اجازت ہے -

پردہ

سیدنا حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب سلمہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - حضرت اگر گرمی کا موسم ہو اور اس پر پہلے درجہ کا حبس ہو - لوگ گلے میں قمیص تک کا ڈالنا بوجھ سمجھتے ہون - مکان بھی تنگ ہو مردانہ زنانہ علیحدہ علیحدہ نہ ہو - ہر وقت ایک ہی مکان مین مردون اور عورتون نے زندگی بسر کرنی ہو - مگر مرد سب کے سب محرم ہون نامحرم کوئی نہو - - - - - - - - - - - - تو ایسی حالت مین جوان لڑکیان جنہین دو وقت باورچی خانہ کا کام بھی خود کرنا پڑتا ہو - اپنی قمیصون کے اوپر سے اوڑنیان اپنے والد اور حقیقی بھائیون اور سسر کے روبرو گریبانون پر ڈالے رکھین - یا کیا کوئی اور بھی آسان طریقہ شریعت محمدیہ میں ان نوجوان لڑکیون کے لئے خوش حال زندگی بسر کرنیکا ہے ؟ یا یہی - کہ وہ دن رات پسینہ مین ڈوبی ہوئی غایت درجہ کی گھبراہٹ مین زندگی بسر کرین -

بد قسمتی سے اہل اسلام کی لڑکیون سے ہندؤن کی مستورات سے جو سسر سے غیر محرمون کی طرح پردہ کرنے کی بد رسم ... ہے ... پر کبھی آنجناب کچھ زور قلم دکھاوین - تا یہ بُری رسم جاتی رہے - الحمد للہ علی احسانہ کہ ہمارے ہان سے تو یہ رسم بالکل جاتی رہی ہے - مگر حضور بڑی مشکلات کے ساتھ اسے گھر سے نکالا ہے اس کے جواب مین فتوے حضور بدر و الحکم مین شائع عام لڑکیون کی سہولت اور جاہل والدین کی آگاہی کے لئے کرا دیوین - والسلام

خاکسار غلام محمد بہلوری احمدی

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الجواب

پردہ اگرچہ دین اسلام کی خصوصیات سے ہے لیکن با این ہمہ شارع علیہ السلام نے دین اسلام مین کوئی ایسی تنگی نہین رکھی جس سے اہل اسلام کو حرج واقع ہو - چنانچہ اس مسئلہ پردہ کے مستثنیات کلام مجید مین اللہ تعالیٰ نے خود بیان فرمائی ہین قال اللہ تعالیٰ - وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ - اور چاہیئے کہ عورتین اپنے سینون پر اوڑھنی ڈالا کرین اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کرین - یہ تو پردہ کا حکم ہے - کہ اوڑھنی اوڑھنے سے سر اور سینہ اور کان اور چہرہ اور گردن سب دکھائی نہین دینے کے - لیکن اگر یہ پردہ کا حکم کلی طور پر رہتا تو جو لوگ گھر مین ملے جلے رہا کرتے ہین اون سے ایسا پردہ کرنے مین سخت حرج واقع ہوتا تھا - اس لئے اشخاص ذیل کو مستثنے فرما دیا ہے - اِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ مگر اپنے شوہرون کو غیر شوہرون سے تو پردہ ہو ہی نہین سکتا تھا - باقی اور لوگون محرمون کو بھی استثناءً بیان فرماتے ہین - اَوْ آبَائِهِنَّ اَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ یا اپنے باپ یا اپنے خاوندون کے باپون کو یعنی سسر اس سسرا پردہ کے استثنا مین مانند باپ کے ہے - اَوْ اَبْنَائِهِنَّ اَوْ اَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ یا اپنے بیٹون یا خاوند کے بیٹون سے اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِي اِخْوَانِهِنَّ یا اپنے بھائیون یا بھتیجون سے اَوْ نِسَائِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ - یا اپنی عورتون کے سامنے یا اپنی مملوک لونڈیون کے سامنے اَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ یا وہ خادم مرد جس کو عورت کی حاجت ہی نہین - اَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَىٰ عَوْرَاتِ النِّسَاءِ ۱۸ ب۔ یا وہ لڑکے جو ہنوز عورت سے واقف ہی نہین ہوتے - ان سب کے روبرو مستورات کا بے پردہ ہو کر سامنے آنا جائز ہے - کیونکہ ان سب سے بُرے کام کی توقع نہین ہوتی ہے - اَوْ نِسَائِهِنَّ سے یہ مراد ہے کہ جو عورتین مشرکہ یا فاحشہ ہون - بی بیون کو اُن سے بھی پردہ کرنا چاہیئے - جیسا کہ اس زمانہ مین عیسائی عورتین ہین - جن گھرون مین خلاف حکم خدا اور رسول کے ایسی عورتون کی آمد و رفت دیکھی گئی اس گھر مین بڑے بڑے فتنہ پیدا ہو گئے - اس لئے قرآن مجید نے اول ہی سے اس کا انسداد فرما دیا - اور مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ مین اگرچہ لونڈیان اور غلام سب آ گئے - لیکن اس بارہ مین مذہب امام اعظم صاحب کا پسندیدہ معلوم ہوتا ہے - کہ امام صاحب مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ سے مراد صرف لونڈیان لیتے ہین اور فرماتے ہین کہ غلام جبکہ اجنبی ہے - محرم نہین - شوہر نہین اور قوت رجولیت بھی اس مین موجود ہے - لہذا اس سے بھی پردہ کرنا چاہیئے - اور اَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ سے مراد وہ بڈھے پھونس مراد ہین جن کو عورت کی بالکل خواہش نہ رہی ہو یا عنین ہی ہون - پس ان لوگون سے پردہ کرنے کے لئے کوئی ضرورت نہین اور ان اشخاص مذکورین سے پردہ نہ کرنا عین مقتضائے حکمت کا بھی ہے - کیونکہ باپ تو خود اپنی بیٹی کو ہر ایک برائی سے بچانا چاہا کرتا ہے چہ جائے فحشا کرے - پھر اس سے پردہ کرنے کے کیا معنے - بجز اس کے کہ ایک حرج عظیم واقع ہو - مع ان الدین لیسر اور خاوند کا باپ یعنی سسر کب چاہتا ہے - کہ میری بیٹی مین کوئی عیب پیدا ہو جائے اور خاوند کا بیٹا بھی جبکہ باپ کا خادم ہوتا ہے - تو اس کی زوجہ یعنی اپنی مادر کا بھی خادم ہوویگا اور بعد باپ کے بھائی بھی اپنی بہن کا ولی ہوتا ہے اور نیز موجود ہوتے بھائی کے بھتیجا بھی عورت کا ولی ہے - اس سے بھی پردہ کرنے مین بڑا حرج ہے علی ہذا القیاس - بھانجہ بھی مانند بھتیجے کے ہے - قرابت مین جیسا کہ بھتیجا اپنی پھوپھی کے حق مین کوئی عیب ہرگز پسند نہین کرتا - اسی طرح بھانجہ بھی اپنی خالہ کے حق مین کب برائی پسند کر سکتا ہے - اور جو اپنے کنبہ کی عورتین ہین - یعنے مومنات اون کا ایمان مانع ہوگا کہ کوئی فحشا اپنے خاندان کی مومنات عورتون مین واقع ہو اور خدمتگار بڈھے پھونس یا لڑکے ناواقف جن کو ابھی تک کوئی شعور ہی نہین پیدا ہوا - ان سے بھی پردہ کرنے کی کوئی ضرورت نہین - پس ایسی حالت مین جو آپ نے سوال مین قائم کی ہے عورتین اور جوان لڑکیان اپنی اوڑنیان اتار سکتی ہین اور زینت مصنوعی جیسا کہ لباس فاخرہ یا زیور یا مہندی یا کاجل وغیرہ کے ظاہر کرنے کی اجازت اشخاص مذکورین سے آیت مین موجود ہے علی ہذا القیاس زینت خلقی اور قدرتی کے ظاہر کرنے کی بھی ان اشخاص مذکورین سے اجازت ہے - جیسا کہ ہاتھ مونھ جو بضرورت ان لوگون مذکورین سے ظاہر کرنا پڑتا ہی ہے اور چچا سے بھی پردہ نہین ہے کیونکہ چچا کو شریعت مین حکم باپ کا ہے اسی لئے آیت مین اس کا ذکر نہین فرمایا - باوجود ان سب امور کے اگر ان لوگون سے بھی کسی فتنہ اور فساد کا مادہ خاص مین خوف ہو - تو وہ بات علیحدہ ہے

بہر الیسی عورت قاعدہ میں وہی پردہ کا حکم ہے۔ کہ ولیضربن بخمرھن علے جیوبھن ولا یبدین زینتھن۔ کیونکہ جملہ احکام شارع علیہ السلام کے مبنی بر حکم و مصالح کے ہوا کرتے ہیں۔ اگر کسی مادہ خاص میں وہ حکمت اور مصلحت فوت ہوتی ہو۔ تو حکم بھی بدل جاتا ہے غرضکہ دین اسلام میں کوئی تنگی اور حرج بھی نہیں ہے اور فتنہ اور فساد کے ابواب کو بند کرنا ہی شارع علیہ السلام کا بڑا مقصد ہے۔ والسلام خیر ختام

مورخہ ۲۳- ستمبر ۱۹۰۷ء

کتبہ محمد احسن عفی اللہ عنہ نزیل قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علے رسولہ الکریم

مخدومی و مکرمی جناب مفتی صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ براہ مہربانی چند سطور ذیل جو عام مسلمانوں کی فائدہ رسانی کی غرض سے لکھی گئی ہیں۔ درج اخبار فرما کر ثواب دارین حاصل کریں اور کمترین کو ممنون فرماویں۔ والسلام

عاجز نعمت اللہ گوہر لودیانہ

محمد صلعم کی قوم

کئی صدیوں سے مسلمانوں کی بدبخت قوم اپنی شامت اعمال کی وجہ سے مٹتی چلی جارہی تھی اور اس کے سدھرنے کی کوئی امید نہ رہی تھی۔ لیکن اس چودھویں صدی کے آغاز پر خداوند غفور الرحیم نے اس قوم پر رحم فرمایا اور ایک مصلح کو آسمان سے نازل فرمایا۔ تاکہ وہ اس قوم کو اور باقی جملہ اقوام عالم کو صراط مستقیم پر چلا کر اسلام کے انوار تمام دنیا پر پھیلا دے۔ اس مصلح کو آسمان سے نازل ہوئے ۲۵ برس ہونے آئے۔ مگر دنیا کے بہت تھوڑے لوگوں نے اس کو قبول کیا اور باقیوں نے صاف انکار کر دیا۔ سب سے زیادہ افسوس اس قوم پر ہے۔ جو اپنے آپ کو محمدؐ کی قوم بتلاتی ہے مگر درحقیقت وہ محمدؐ کی قوم نہیں۔ کیونکہ یہ دعویٰ ان کا زبان ہی سے ہے۔ ان کے دلوں میں محمدؐ کی عزت نہیں۔ ثبوت اس کا صاف ہے۔ زبان سے تو ہر وقت محمدؐ کے مداح ہیں۔ لیکن اس زمانہ میں جب وہی محمدؐ بروزی رنگ میں ان کے پاس آیا۔ تو اس کو گالیاں نکالنی شروع کر دیں۔ حضرت مسیح موعود کا انکار گویا محمدؐ کا انکار ہے۔ بتاؤ اب ایمان کہاں رہا۔ بعینہٖ یہود کی طرح مسلمانوں کی یہ قوم ایک رسولِ خدا سے انکار کر بیٹھی اور اس طرح دینی اور دنیاوی انعام سے محروم ہو بیٹھی۔ صدی کا چوتھا حصہ گذر گیا اور اب تک اس قوم کو سمجھ نہ آئی۔ جس آسمانی مصلح یا مہدی یا مسیح کے صدیوں سے منتظر تھے۔ وہ ان کی آنکھوں کے سامنے موجود ہے مگر اب یہ قوم اُس کو شناخت نہیں کر سکتی۔ سچ ہے ؎

تہیدستانِ قسمت را چہ سُود از رہبر کامل
کہ خضر از آبِ حیواں تشنہ مے آرد سکندر را

اے بدبخت قوم! میں آج تیرا ماتم کرتا ہوں۔ تیری سمجھ پر پتھر پڑ گئے۔ اب تیری زندگی چند دنوں کی ہے پھر تو اس جہان سے مٹ جائے گی اور تیری جگہ ایک اور قوم لے لیگی۔ ہائے! کیوں تیرے دماغ میں نخوت و تکبر نے گھر کر لیا۔ کیوں تو صراط مستقیم سے بھٹکی بھٹکی پھر رہی ہے۔ آ۔! میرا کہا مان اور اس خدا کے فرستادہ سے منکر نہ ہو۔ دیکھ تیرے سامنے پہلی نظیریں موجود ہیں۔ یہود کی وہ صاحب خیال قوم جو اپنے آپ کو " نحن ابناء اللہ کہہ کر پکارتی تھی اور خدا کے فرستادوں کو دُکھ دینا اور اُن سے انکار کرنا اس نے اپنا شیوہ بنا لیا تھا۔ آج کس حالت میں ہے کیا کہیں اس کا ٹھکانا بھی ہے۔ کہیں اس کا وطن بھی ہے؟ ہمیشہ اخباروں میں پڑھتے ہو۔ کہ پانچ ہزار یہودی ایک ہی دفعہ روس کے ملک میں تہ تیغ ہو گئے اور دس ہزار جرمنی سے نکال دئے گئے۔ اے قوم مجھے ڈر ہے۔ کہ تیری نخوت تجھے بھی اسی طرح نیچا دکھائے گی اور دنیا کی باقی قومیں تجھے مردہ سمجھیں گی۔

اے قوم! زمانہ کا رنگ بہت کچھ بدل گیا ہے مگر تو نے اپنی حالت میں ذرا تبدیلی نہیں کی۔ مختلف امراض ملک میں پھیل رہی ہیں اور کروڑوں جانیں ہر سال ضائع جاتی ہیں۔ اور ہر ایک خوردنی اور قابل استعمال شے کا نرخ گران ہو گیا اور ہوتا چلا جاتا ہے۔ آسمان اور زمین دونوں اہل جہان کے ساتھ برسر پرخاش ہیں۔ اور ایک عظیم الشان جنگ کا آغاز ہو گیا ہے۔ جس کا خاتمہ نہایت ہی خطرناک اور تباہ کن ہوگا۔ مگر تیرے کان پر اب تک جوں بھی نہیں چلی اور تجھے معلوم کرنا چاہیئے۔ کہ یہ سب مصائب خلق خدا پر بوجہ انکار کرنے اس مامور من اللہ کے نازل ہوتی ہیں۔ اور روز بروز بڑھتی چلی جارہی ہیں۔ کیا اب تک تیری سمجھ میں نہیں آیا۔ کہ یہ مہدی کے زمانہ کی علامتیں ہیں۔ اے قوم! آ اور سمجھ جا۔ قیامتِ صغریٰ قریب ہے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ دوسری قوموں کے گیہوں کے ساتھ تیرا بھی گھن پس جائے۔ میں تجھے تیرے ہادیٔ برحق محمدؐ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نام کا واسطہ دے کر کہتا ہوں۔ کہ تو ضد اور تعصب کو چھوڑ دے۔ یہ تجھے ہلاکت کے گڑھے میں ڈال کر رہینگی بے شک تجھے میری باتیں تلخ معلوم ہوں گی۔ لیکن دار وئے تلخ دفع مرض کا باعث ہوا کرتی ہے اس لئے میری باتوں کو غور سے سُن۔ دیکھ تیری حالت اس وقت بہت ہی نازک ہے اور اس کی اصلاح اب تیری اپنی طاقت سے ہونی ناممکن ہے۔ تیری حالت کی اصلاح کے لئے ایک آسمانی مصلح کی ضرورت ہے۔ زمینی مصلح بہت سا زور لگا چکے۔ ان کی کوششیں بے سود ثابت ہوئی ہیں۔ اگر تو اس آسمانی ریفارمر کے کہنے پر چلے گی تو وہ تجھے دینی اور دنیاوی دونوں نعمتوں سے مالا مال کر دے گا اور پھر بار دیگر تو خیر الامم کا مبارک خطاب پانے کے لئے حقیقی طور پر مستحق ہوگی۔

راقم خادم مسیح موعود

نعمت اللہ گوہر۔ سکول ماسٹر لودیانہ

ذوالقرنین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علے رسولہ الکریم

نادان سوال کرے گا کہ حضرت اقدس ذوالقرنین کس طرح ہو سکتے ہیں۔ تو اس کو یہ تو معلوم ہی نہیں۔ کہ قرآن مجید میں جو قصے یا تمثیلات ہیں۔ یہ کسی خاص ملک یا زمانہ کے ہی متعلق ہوتے ہیں۔ یا کہ ہر ایک ملک یا زمانہ یا طبقہ انسانی کے لئے دلکشا ہوتی ہیں۔ لیکن اس بات کو کچھ تحریر کرتا ہوں۔ باذن اللہ۔ سو واضح ہو کہ قال اللہ تعالےٰ۔ یسئلونک عن ذی القرنین قل ساتلوا علیکم منہ ذکرا۔ انا مکنا لہ فی الارض واتینہ من کل شئ سببا۔ تو مسیح علیہ السلام

(عزیز بنام)

کو اللہ تعالیٰ نے کس قدر طاقت عطا فرمائی اور ہر طرف
سے سامان عطا فرمائے۔ بموجب اس الہام کے یاتیک
من کل فج عمیق۔ یعنے تیری طرف ہر دوری سے
سامان آئیں گے۔ تو حضرت اقدس بعینہ اس آیت کے
مصداق ہین فاتبع سبباً۔ پس وہ چلا ایک رستہ
کے پیچھے۔ حتیٰ اذا بلغ مغرب الشمس وجدھا
تغرب فی عین حمئۃ ووجد عندھا قوماً۔ یہان
تک کہ سورج کی جائے غروب پر پہونچا۔ اس کو ایک گدلے
چشمہ مین ڈوبتا پایا۔ یعنی اس کو ایسا معلوم ہوا۔ کہ شاید
اس چشمہ مین ڈوبتا ہے کیونکہ وہ سمندر بہت دور
تک تہا۔ جیسا کہ کوئی جنگل ہو۔ تو اس کی ایک طرف کوئی
شخص سورج کے ڈوبنے کے وقت کھڑا ہو کر دیکھے
تو اس کو اس جنگل مین ہی غروب ہوتا دکھائی دیگا۔ تو
اس کے پاس ایک قوم دیکھی۔ تو یہ قصہ اس زمانہ مین
ایک تاویل کی طرف دلالت کرتا ہے۔ یعنی فی زمانہ
مسیح علیہ السلام ذوالقرنین کی مثال جائے مغرب الشمس
پر پہونچے ہین (فی زمانہ شمس سے مراد اسلام ہے)
یعنے جب اسلام غروب ہونے لگا تو اس کو عین حمئۃ
مین غروب ہوتے پایا۔ یعنے ایسے دنون مین جو جسمانی
عبادت کو کرتے مونہہ سے بھی اقرار کرتے ہین کہ ہم
سچے مسلمان ہین۔ لیکن ان کے دل اس قدر سیاہ ہین
جیسا کہ وہ چشمہ کالا تہا۔ مثلاً ایک جوہڑ کے پانی کے
تلے بہت سا گوبر ہو۔ تو وہ پانی گو گندہ اور سخت
بدبودار بنا دیتا۔ ایسا ہی ان کے دل ہین۔ کہ اوپر
سے تو عبادت الٰہی کرتے ہین اور دل بدعتون سے
پر ہین۔ تو اس مین سورج یعنے اسلام غروب ہو گیا ہو
اس کے پاس ایک قوم کو پایا ہے جیسے آریہ قوم
کے لوگ ہین یا اور ایسے لوگ۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے
قلنا یا ذا القرنین اما ان تعذب واما ان
تتخذ فیھم حسنا۔ ہم نے کہا کہ ذوالقرنین تجھے اختیار
ہے۔ چاہے تو ان کو عذاب دے یا ان مین بھلائی
اختیار کرے۔ اے نادان تو نہین جانتا کہ جو لوگ
مسیح علیہ السلام کے مقابلہ پر ہوئے وہ عذاب مین
گرفتار نہین کئے گئے۔ ان پر طاعون کا عذاب کس
زور شور کے ساتھ پڑا ہے۔ قال اما من ظلم
فسوف نعذبہ ثم یرد الی ربہ فیعذبہ
عذاباً نکراً۔ اب تو زبان حال ہی کہہ رہی
کہ جو شخص ظلم کے ساتھ مسیح علیہ السلام کے در پیش
آئے گا۔ وہ گویا حضرت اقدس کے ہاتھ سے عذاب
مین گرفتار کیا جاوے گا۔ اے نادان عبرت زدہ
ہو کہ ہزارہا لوگ عذاب مین گرفتار ہو گئے۔ اور پاک
لوگون کا ہاتھ گویا خدا کا ہاتھ ہے اور خدا کا ہاتھ
گویا ان کا ہاتھ ہے۔ کیونکہ پاکون کے دل مین خدا
رہتا ہے اور وہ مظہرات ربانی ہوتے ہیں۔ گویا
خدا مجسم وجود مین آکر لوگون کو خدا کی طرف بلاتا ہے
کیونکہ ان کے دل مانند شیشے کے ہوتے ہین اور
شیشے کو جب دہوپ مین کسی چھاؤن کے پاس سورج
کے سامنے رکھا جاوے۔ تو شیشے مین سورج کا
عکس پڑ کر پھر اپنا عکس چھاؤن مین ڈالتا ہے اسی
طرح اللہ کے نور کا عکس پاکون کے دل مین پڑتا
ہے۔ علیٰ ہذا القیاس۔

واما من اٰمن وعمل صالحاً فلہ جزاءن
الحسنیٰ وسنقول لہ امرنا یسراً۔ کیا
خاص احمدی لوگ اس آیت کے مصداق نہین ہین
(بلی) ثم اتبع سبباً۔ پھر سفر کو چلا۔ حتیٰ اذا
بلغ مطلع الشمس وجدھا تطلع علیٰ قوم
لم نجعل لھم من دونھا ستراً کذالک۔ وقد
احطنا بمالدیہ خبراً۔ یہان تک کہ سورج نکلنے
کی جگہ پونچا۔ دیکھا۔ کہ وہ ایسی قوم پر طلوع کرتا ہے
جن کے واسطے ہم نے ان کے بچاؤ کے لئے کوئی
پردہ نہین بنایا۔ خانہ بدوش لوگون پر جن کا چھت
آسمان اور بستر زمین تہا اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ
علیہ السلام سورج کی جائے غروب پر پہونچے اور اس
کو عین حمئۃ مین ڈوبتا پایا۔ دیکھو کالم ۱ ۔ یہ پہلا زمانہ
تہا اور اب مطلع الشمس پر پہونچے ہین اور شمس کو ایک
ایسی قوم پر طلوع کرتا پایا۔ یہ قوم اہل بیعت ہے اور پردہ
نہ ہونے سے مراد یہ ہے۔ کہ مسیح علیہ السلام کو صاف
طور پر واٰخرین منھم لما یلحقوبھم کے مصداق
نظر آرہے ہین۔ البتہ اہل بیعت نے بیعت کرتے ہی
نمونہ بن کر دکھا دیا۔ اپنی جانون کو خدا کی راہ مین خاک
کی طرح اڑا دیا۔ اب اسی طرح ہو رہا ہے۔ ہمین اس کے
تمام حالات کی خبر ہے۔

والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

عاجز احمد دین چوکنانوالی۔

رمضان المبارک کی سحری وافطار کا وقت

تاریخ اکتوبر ۱۹۰۷ء	رمضان المبارک	انتہائے وقت سحر	وقت افطار
۹	۱	۴ - ۵۸	۶ - ۱۰
۱۰	۲	۴ - ۵۸	۶ - ۹
۱۱	۳	۴ - ۵۹	۶ - ۸
۱۲	۴	۵	۶ - ۷
۱۳	۵	۵ - ۱	۶ - ۶
۱۴	۶	۵ - ۱	۶ - ۵
۱۵	۷	۵ - ۲	۶ - ۴
۱۶	۸	۵ - ۳	۶ - ۳
۱۷	۹	〃	۶ - ۲
۱۸	۱۰	۵ - ۴	۶ - ۱
۱۹	۱۱	〃	۶ - ۰
۲۰	۱۲	۵ - ۵	۵ - ۵۹
۲۱	۱۳	۵ - ۶	۵ - ۵۸
۲۲	۱۴	۵ - ۷	۵ - ۵۷
۲۳	۱۵	۵ - ۸	۵ - ۵۶
۲۴	۱۶	۵ - ۹	۵ - ۵۵
۲۵	۱۷	〃	۵ - ۵۴
۲۶	۱۸	۵ - ۱۰	۵ - ۵۳
۲۷	۱۹	۵ - ۱۱	۵ - ۵۲
۲۸	۲۰	۵ - ۱۲	۵ - ۵۱
۲۹	۲۱	۵ - ۱۱	۵ - ۵۰
۳۰	۲۲	۵ - ۱۴	۵ - ۴۹
۳۱	۲۳	۵ - ۱۵	۵ - ۴۸
یکم نومبر	۲۴	۵ - ۱۶	۵ - ۴۷
۲	۲۵	۵ - ۱۶	۵ - ۴۶
۳	۲۶	۵ - ۱۷	۵ - ۴۵
۴	۲۷	۵ - ۱۸	۵ - ۴۴
۵	۲۸	۵ - ۱۹	۵ - ۴۳
۶	۲۹	۵ - ۲۰	۵ - ۴۲
۷	۳۰	۵ - ۲۱	۵ - ۴۱

نوٹ۔ یہ اوقات ریلوے ٹائم کے مطابق ہین جو کہ اسٹنڈرڈ ٹائم ہے اور مختلف شہرون مین تھوڑا بہت فرق ہو جاتا ہے ہر ایک شہر مین اپنی گھڑی کو ایک دن سورج کے ساتھ مقابلہ کر لینا چاہیئے۔ پھر اس کے مطابق عمل کرنا چاہیئے۔ یہ وقت بلحاظ منٹون کے بالکل درست نہین ہوگا۔ لیکن اس سے ایک تخمینہ مل جائیگا۔

لغات القرآن ایک روپیہ چار آنہ مین

ایک خاص رعایت

جناب سید عبد الحی عرب صاحب کی تصنیف کردہ کتاب لغات القرآن سے احباب واقف ہو چکے ہین۔ عرب صاحب نے نہائت محنت کے ساتھ قرآن شریف کے لغات کی یہ کتاب لکھی ہے۔ ہر صفحہ پر ایک کالم مین عربی اور دوسرے کالم مین اردو ہے۔ اس واسطے ہر ایک اردو خوان بآسانی فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔ کل کتاب ایک ہزار صفحہ کی ہے۔ جو کتابین عرب صاحب کو حق تصنیف مین ملی ہین ان کی قیمت بعض مالی مجبوریون کے سبب عرب صاحب نے نصف کر دی ہے۔ جو صاحب خرید کرنا چاہین ان کے واسطے یہ عجیب موقعہ ہے۔ اتنی بڑی کتاب صرف عہ مین ملتی ہے۔ گویا مفت ہے۔ یہ کتاب دفتر بدر سے مل سکتی ہے۔ جلد طلب کرنی چاہیئے۔

حصہ اول ۸ر حصہ دوم ۱۲ر کل عہ

ہر دو حصے الگ بھی مل سکتے ہین

ناظم بدر ایجنسی

رسید زر

تاریخ	نمبر	نام	رقم
یکم ستمبر ۱۹۰۷ء	۶۹۶	مرزا عباس علی صاحب	ے ر
" "	۱۱۶۸	خدا بخش صاحب	ے ر
" "	۷۲۵	مولا بخش صاحب	ے ر
۲ " "	۷۶۹	ولی محمد صاحب	عہ ۲ ر
۲ " "	۱۰۹۲	فضل احمد صاحب	عہ ر
۲ " "	۱۱۷۹	غلام حیدر صاحب	ع ۱۲ ر
۲ " "	۱۷۹۳	بہادر خان صاحب	عہ ۸ ر
۲ " "	۱۷۹۴	محمد حسین صاحب	عہ ۸ ر
۲ " "	۱۷۹۵	شہاب الدین صاحب	عہ ۸ ر
۲ " "	۱۱۱۰	شاہد علی صاحب	ے ر
۲ " "	۹۴۱	مرزا محمد افضل بیگ صاحب	ے ر
۳ " "	۱۷۹۶	غلام حیدر صاحب	عہ ۸ ر
۳ " "	۷۹۶	مرزا عزیز بیگ صاحب	عہ ۸ ر
۳ " "	۱۰۴۷	مرزا عوض بیگ صاحب	عہ ۸ ر
۳ " "	۷۴۹	محمد ولایت خان صاحب	ے ۲ ر
۳ " "	۷۴۲	سردار خان صاحب	ے ۲ ر

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خریدو

اعجاز احمدی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود کی تائید مین۔ قیمت ار

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباہلہ۔ اس مین ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے۔

جام شہادت — مصنفہ جناب ثاقب صاحب۔ مولوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ قیمت ۱ر

شہادت آسمانی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کلمہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب۔ قیمت ۸ر

القول الصحیح — اردو۔ نظم۔ حضرت مسیح موعود کی تائید مین مصنفہ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر قیمت ار

رویائے صالحہ — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باوجود کے لئے ضروری ہین۔ قیمت ۸ر

الوصیۃ — مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت نے وصیت مین اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدون کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدائتین دی ہین۔

نور الدین — مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامۃ۔ دھرم پال کی ترک اسلام کا جواب۔ جس مین بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے۔ قیمت ۱۰ر

اسلام اور اس کا بانی — ایک انگریز کا لیکچر۔ اسلام کی تائید مین قیمت ار

نظم مستورات — مستورات کے لہجہ مین۔ قیمت ۱ر

اسلام کی پہلی کتاب — بچون کیلئے نہائت مفید ہے قیمت ۸ر

غلامی اور عصمت انبیاء — ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ ڈرافسمین پشاور نے بہ اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپا کر اس کارخانہ مین برائے فروخت ارسال کیا ہے۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔ غلامی ۳ر عصمت انبیاء ۱ر

کامن احمدی — الہ داد والے۔ قیمت ۱ر

الخطبۃ

ضرورت نکاح

۵۔ مددخان ملازم نواب محمد علیخان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہین۔ مددخان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہین خط وکتابت معرفت اڈیٹر ہو

۶۔ سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۳ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے۔ مگر چھ سال ہوئے کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان مین آ گئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہین اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہین۔ نکاح کی خواہش رکھتے ہین زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہین وہ اڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہین۔

۸۔ میری ایک ہمشیرہ جو احمدی ہے جس کی عمر ۱۶ یا ۱۷ سال کی ہوگی۔ مین اس کا نکاح کسی احمدی سے جو اضلاع میرٹھ دہلی۔ انبالہ۔ مظفر نگر۔ سہارنپور کا ہو کرنا چاہتا ہوں خط وکتابت اڈیٹر کی معرفت ہو۔

ایم۔ اے۔ ایس سکنہ ضلع میرٹھ

۹۔ گوریکی کا ایک خوش شکل ۲۶ سالہ احمدی کاشتکار گجرات گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ۔ جہلم مین نکاح کرنا چاہتا ہے۔ جو صاحب اس کے متعلق خط وکتابت کرنا چاہین وہ مجھ سے کرین

اکمل آف گوریکی ضلع گجرات

۱۰۔ میرے ایک دوست کی لڑکی عمر قریباً گیارہ سال کے واسطے رشتہ کی ضرورت ہے۔ بدین شرائط۔ لڑکا احمدی صحیح النسب۔ مغل انٹرنس پاس عمر ۱۶ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو۔

راقم۔ ن۔ د۔ خط وکتابت معرفت اڈیٹر اخبار بدر ہو

البرہان الصریح فی تائید المسیح — مصنفہ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر قیمت ۲ر

انہ ڈکشنری — طالب علمون کیلئے نہائت مفید ہے قیمت ار

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین صاحب عمر کے لئے چھپا۔